



# LGS GROUP OF COLLEGES

A PROJECT OF LAHORE GRAMMAR SCHOOL

Sheet # \_\_\_\_\_

Name: Tathier Fatima

Class: 1<sup>st</sup> Year

Roll No: 8

Subject: Urdu

Test No: W-5

Date: 19-11-2024

A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	Marks Obtained	
1				6				11				16					
2				7				12				17					
3				8				13				18					
4				9				14				19					
5				10				15				20					

## حقہ انسٹا پیہ حقہ اقول سوال نمبر 1 خلافت

### اور کوٹ

صفت کا نام، غلام عباس  
ایک نوجوان جنوری کی شام کو ڈاکوس روڈ سے گزرا کرمال روڈ جا رہا  
ہوتا ہے۔ کھلی شکل دھرت سے کسی اچھے گھر کا معلوم ہوتا ہے۔ یادانی  
دن کا اور کوٹ پہنا ہوتا ہے۔ چمکتے ہوئے پال اور پارک موقوف ہیں۔  
لوہے کی پٹری کے پاس چل رہا ہوتا ہے۔ اُس کے پاس ایک چھری بھی  
عروج پاتی ہے۔

جیسے جیسے سال روز کے رونق والے علاقے میں جاتا ہے  
ولیمز وکے اُس کی شادی میں اہلکار ہو جاتا ہے۔ کچھ کچھ نائے وائے  
اور فیکسی اُس کے پاس رکے ہیں مگر وہ انہیں نال دیتا ہے۔ شام کا  
ہفت ہوتا ہے۔ لائنس گاڑن میں خاموشی ہوتی ہے جس کی وجہ سے  
سب کو ساؤتھ نہیں کرتا۔

آگے گھاس پر کھڑے گیند کے ساتھ کھیل رہے  
ہوتے ہیں۔ پٹری دیر یہ اُن کو دیکھ دیتا ہے پھر نئے شرماء کر ویاں  
سے چلے جاتے ہیں۔ آگے یہ سینٹ کا بیٹھ بڑا ہوتا ہے اور وہ ویاں  
جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اُس کا کوٹ بڑا معلوم ہوتا تھا مگر  
صاف اور کسی ایسے گزے کا تھا۔

کوئی بھی سلوٹ نہ تھی۔ کالر  
بھی اچھی من سے تھا ہوا تھا۔ گلے میں سبک کا ٹوگلوز ہوا تھا۔  
اُس نے سگریٹ والے سے ایک سگریٹ لے کر بھی چڑھی۔





مگر وہ آگے بڑھا۔ راستے میں ایک بکس سناپ پڑا۔ مگر  
رسالے وغیرہ دیکھ کر وہ آگے بڑھا۔

ایک لا قالیچ والی دکان پر پہنچا۔ جہاں  
قالیچ کے دام پوچھ کر والیں آگیا۔ آگے بڑھتا گیا اندھیرا  
پڑ گیا تھا۔ ابھی تک جتنا راستہ نہ کھاتا تھا۔ کوئی شخص اس کو اپنی  
طرف متوجہ نہ کر سکا تھا۔ سردی زیادہ تھی لوگ سردی سے  
بچنے کے لیے تیز تیز قدم اٹھا رہے تھے مگر اس کو کوئی فرق نہ پڑا  
تھا۔

اسے پس ایک جوتے نے اٹھا۔ طرف متوجہ کیا۔ اُنہیں دھکے  
کے لیے اور ان کی پائیں نینے کے لیے وہ اُن کے پیچھے گیا مگر اینٹوں کی  
ایک دیوار بیت تیز رفتار میں آئی اور اُسے بجل دیا۔ نو جوان کی پائیں  
نوں گینٹ اور بیت نون ہوا۔ اُسے مبروی مسئلہ سے ایک کالری میں ڈالا  
اور ہسپتال لے گئے۔

ہسپتال جا کر اُس میں بیت کم جان رہ گئی  
تھی وہاں دو نرسیں مائرس سٹنا زلمہ نرس گل نے نو جوان کو  
دیکھ کر کہا کہ کسی اچھے گھر کا معلوم ہوتا ہے۔ دونوں نرسیں نے ماسک  
پہن کر اُس کو دیکھا مگر وہ مر گیا تھا۔ اُسے سب مہر مری کی منبر پر لٹا  
گیا اور اُس کے کپڑے اُتارے۔ گلو بند اُتارے تو دونوں دیکھ کر حیران ہو  
گئیں

گلو بند کے نیچے سرے سے حقیقت یہی نہ تھی، اُس نے گلو بند کو خوبصورتی  
میں دکھا ہوا تھا تاہم یہ نظر نہ آئے۔ کوٹ اُتار کر اکوٹ کے نیچے پھینا پڑا  
سویر تھا جس کے نیچے میدان تھی جس میں جگہ جگہ سوداگر تھے۔ اُسے  
کے جسم پر بہت میل تھی جسے دو مہینوں سے نہا یا نہ ہو۔ جوتے  
نچ پتلون آگیا

پتلون پر بکسوئے بھی نہ تھے۔ وہ گھٹنوں سے گھسی ہوئی  
تھی۔ یہ جگہ لوگوں کے نیچے تھی اس لیے نظر نہ آئی۔ جوتے اُتارے  
تو دونوں حیران ہو گئیں اور پھٹی ہوئی قمیض جس میں سے میلی  
ایز جھان نظر آ رہی تھیں

اُس کی جیب میں ادھی سگریٹ ساڑھے چھ آئے،  
بوسال، گنگلی، بعد ڈائری اور کچھ اشتہار تھے۔ افسوس کے ساتھ، اُس  
کی پٹری اس فہرست میں شامل نہ تھی۔



## سوال نمبر ۲

### مقالہ

کردار علی احمد

**منظر** علی اور احمد کالج کی کینٹین پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اخبار کی ایک خبر پر بات کرتے کرتے ان کے درمیان استاد کے احترام پر مکالمہ ہوتا ہے۔

علی: السلام علیکم اکیسے ہو؟

احمد: وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔

علی: میں بھی ٹھیک ہوں! یاد رہے معاشرے سے استاد کا احترام تم یوں کیا ہے

احمد: ہاں! یاد تم بھی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔

علی: یہ ایک قومی اظہار ہے۔

احمد: اس سے بڑا اظہار کیا ہو سکتا ہے۔

علی: استاد قوم کے معمار ہوتے ہیں۔

احمد: وہ تمام قومیں بندہ ہو جاتی ہیں جو اپنے استاد کا احترام نہیں کرتیں

علی: بالکل سچی کہنا۔ استاد ہمیں نہ صرف بڑھاپا سکھاتے ہیں بلکہ

زندگی گزارنے کا شعور بھی دیتے ہیں

احمد: بالکل سچی۔ میں تم سنا یہ پڑانے زمانے میں لوگ اپنے استاد کا بہت

احترام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کمرے کا بڑے بڑے یاد شاہ اور

شہزادے اپنے استاد کی جوتیاں سیدھی کرتے تھے

علی: ہاں! کتابوں میں تو لکھی مٹا ہے۔

احمد: حضرت علیؓ نے تو یہاں تک بھی لکھ دیا ہے کہ "میں نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا

اس نے مجھے اپنا غلام کر لیا۔"

علی: میں نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا واقعہ سنا ہے کہ وہ درس دے رہے ہوتے

ہیں تو ایک کتا ان کے سامنے سے ایک دفعہ گزرتا ہے۔ وہ عوداً

وہاں سے واپس جاتے ہیں۔ ان کے کتے منہ گرد وہ بولتے ہیں تو وہ کہتے ہیں

کہ میں تم سے اپنے استاد کی نکلی میں دیکھا جا رہا تھا۔

احمد: سبحان اللہ! احترام ایسا ہونا چاہیے

علی: مجھامیں وہ قوموں میں ابھی تک لوگوں کو استاد کا احترام کرتے

احمد: سہمی رہا۔ بھلا وہ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ ہم نے سیدھے دے کر

استاد کو نذر دیا ہے۔

علی: ہمارے یار! استاد کا احترام نہ ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کا ہر

سرفہرہ ہونا اور مزید سے دوری ہے۔

احمد: مگر مجھے لگتا ہے کہ اس میں کچھ غلطی (استاد کی) بھی ہے

علی: یاں! سب سے پہلے لوگ ایسے مقام کو بھی دیاں ہیں دکھتے

احمد: یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو دلالتی طور پر استاد ہیں جاتے ہیں۔ انہوں

نے بیٹا تو کچھ اور ہوتا ہے مگر اُس کا سہارا بن جاتے ہیں

علی: کچھ لوگوں کی وجہ سے استاد کا پورا شوق پر نام ہے۔

احمد: اس میں ملکوں میں کو ایسا کردار ادا کرنا چاہیے

علی: یاں! ان کو استاد منتخب کرنے سے پہلے شخص کے کردار کا

جائزہ دینا چاہیے۔

احمد: استاد بہت محنت کرتے ہیں مگر انہیں سب سے پہلے لیات سیر میں

علی: سہی کہ رہے ہو! ملکوں میں کو چاہیے کہ استاد کو تمام سہولیات

دی جائیں

احمد: یاں! اور ان کی تنخواہ بھی بڑھائی جائے۔

علی: جیو بار بہت دقت ہو گیا ہے۔ میں جلتا ہوں

احمد: یاں! تھوڑی ہے اللہ حافظ

(دونوں کے دوسرے کواٹھ حافظ مگر کہہ کر جدا ہو جاتے ہیں)